السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں کرائے کی جگہ پر لکڑی فروخت کرنے کا کام کرتا ہوں اور وہاں ظہر اور عصر کی نماز ہم جماعت سے ادا کرتے ہیں اور اذان کہہ کر جماعت کراتے ہیں۔ ایک دن کسی آدمی نے ہم سے کہا کہ جس طرح آپ اذان کہہ کر جماعت کراتے ہیں اس طرح یہ جگہ مسجد کے لیے مخصوص ہوجائے گی۔

براہ مہربانی ہمیں آگاہ کیا جائے کہ جہاں ہم جماعت کراتے ہیں وہ تو کرایے کی جگہ ہے کیا وہ جگہ مسجد کے لیے مخصوص کرانا پڑے گی یا اسی طرح درست ہے؟ ہم وہاں صرف ظہر اور عصر کی نماز ادا کرتے ہیں باقی نمازیں گھر آکر مسجد میں ادا کرتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی جگہ محض اذان جماعت کا اہتمام کرنے سے وہ جگہ وقف نہیں ہوتی اور نہ وہ مسجد کے حکم میں ہوتی ہے۔ صحیح بخاری میں قصہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہما میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر نوافل کی جماعت کرائی تھی۔ (صحیح البخاری، بَابُ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلاَ يَتَجَسَّسُ، رقم: ۴۲۴) اس پر شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

(وَاِنَّ الْمَكَانَ الْمُتَّخَذَ مَسْجِدًا مِنَ الْبَيْتِ لَا يَخْرُجُ عَنْ مِلْكِ صَاحِبِهِ۔' (فتح الباری: ۳/ ۶۲'

''یعنی'' اس حدیث میں جملہ مسائل میں سے یہ بھی ہے کہ گھر کی جگہ میں سے کسی حصہ کو مسجد قرار دینے سے وہ مالک کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتی۔

) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: کہ جمہور کے نزدیک وقف اس وقت ثابت ہوتا ہے جب وقفیت (وقف شدہ چیز) کی تصریح ہو یا صیغہ متحمل ہو اور مالک کی نیت وقف کی ہو۔ (فتح الباری: ۵/ ۳۹۹

جب کہ زیرِ بحث مسئلہ میں دونوں چیزیں مفقود ہیں۔ اس لیے جائے مصلیٰ (نماز کی جگہ) مسجد کے حکم میں نہیں اور آپ کی نمازیں بلاتردد درست ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب المساجد: صفحہ: 186

محدث فتویٰ